www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تبلیغ وخطابت کے مردِ میدان کی رحلت

عبدالرشید عراقی

آہ! مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

ع ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی

روپڑی خاندان غیر منقسم ہندوستان کے قصبہ روپڑ، ضلع انبالہ کی نسبت سے مشہور ہے لیکن اس کے اکابر اصل میں ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کے مکین تھے۔ بہت عرصہ قبل وہاں سے بوجوہ نقل مکانی کر کے انہوں نے اپنے ڈیرے کیمرپور تحصیل اجنالہ، ضلع امرتسر لگا دیے۔ ان کی زمینداری بھی وہیں رہی، اس لئے علمی دنیا میں ان کا پہلا تعارف 'کیمرپور' کے حوالہ سے ہوا۔ چونکہ ان کا علمی پھیلاؤ ضلع روپڑ اور امرتسر شہر میں بھی خاصا رہا، اس لئے ان میں بہت سے حضرات امرتسری بھی کہلاتے رہے۔ لیکن بڑا مدرسہ روپڑ میں اور ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث بھی استقلال پاکستان تک روپڑ سے نکلتا رہا لہٰذا ان کی پاکستان میں آنے کے بعد زیادہ شہرت روپڑ کے حوالہ سے رہی۔

مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی کھلنے کے بعد جن اشخاص نے مدینہ یونیورسٹی میں پہلے پہل تعلیم حاصل کی وہ بعد میں 'مدنی' کہلانے لگے۔ اس طرح ایک ہی خاندان کے افراد کی تعارفی نسبتیں مختلف ہوگئیں۔ سطورِ ذیل میں اس علمی خاندان کے معروف افراد کا ذکر ان کی اس طرح کی امتیازی نسبتوں سے کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

برصغیر (پاک وہند) اور خاص کر پنجاب میں کم ہی ایسے خانوادے گزرے ہیں جن میں علم و آگہی، دین ودانش متوارث رہا اور اَخلاف نے اپنے اَسلاف کی روایات کو بدستور تابناک رکھا ہو۔ ان گنے چنے خوش قسمت خاندانوں میں امرتسر (پنجاب) کا روپڑی خانوادہ بھی ہے جس کی خاندانی تاریخ روشن اور جاوید روایات بے مثال ہیں۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی، مولانا حافظ محمد حسین امرتسریؒ، مولانا حافظ محمد اسماعیلؒ روپڑی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن کیمرپوری، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا حافظ عبدالوحید، مولانا حافظ محمود احمد کیمرپوری، مولانا عبدالغفار روپڑی، مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی، مولانا حافظ حسن مدنی اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی...... یہ سب روپڑی خاندان کے گوہر شب چراغ ہیں۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی جو سلطان المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تھے۔ زہدو اتقاء کے پیکر، استغناء وللّٰہیت کی تصویر، تواضع و فروتنی کے قلزم، علوم اسلامیہ کے بحر ذخار، مجتہد العصر، مفتی اعظم، مفسر قرآن، محدثِ دوراں اور علم کا مجمع البحرین تھے۔

مولانا حافظ محمد حسین امرتسری (والد حافظ عبدالرحمٰن مدنی) یہ بھی مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کے سگے چچا تھے۔ جو روپڑی خاندان کے گل سر سبد، خطیب و مقرر، جید عالم دین، محقق، مؤرخ، اعلیٰ پایہ کے معلم اور مدرّس، اصول و قواعد کے عالم بے مثیل، علم و فضل کا پیکر، اور زہدو اتقاء کا نمونہ تھے۔ پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ، حافظ ثناء اللہ مدنی، حافظ عبدالرحمٰن مدنی اور دیگر بہت سے ممتاز علماء آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی مرحوم مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کے بڑے بھائی تھے۔ شعلہ نوا خطیب و مقرر، مشہور واعظ، مبلغ، مناظر اور جید عالم دین تھے۔ ان کا وعظ بڑا مؤثر ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سخن داودی عطا کیا ہوا تھا۔ قرآنِ مجید بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قرآن اب نازل ہو رہا ہے۔ آپ کا اعلیٰ خلق اکثر لوگوں کو بہت متاثر کیا کرتا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے اور علیین میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمائے۔

مولانا حافظ عبدالرحمٰن کمیر پوری (محدث روپڑیؒ کے بھائی)، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا حافظ عبدالوحید، حافظ حسن مدنی، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی اور مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی بقیدِ حیات ہیں اور دین اسلام کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور دین اسلام کی خدمت کی زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی ۸۵ سال کی عمر میں ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ، ۶ دسمبر ۱۹۹۹ء کو لاہور میں طویل عرصہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حافظ صاحب نے دینی علوم کی تحصیل اپنے چچاؤں مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی اور حافظ محمد حسین امرتسریؒ سے کی۔ حافظ صاحب خداداد ذہانت اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال، رائے میں توازن، فکر میں گہرائی اور معاملات میں دور اندیشی آپ کا طرۂ امتیاز تھی۔ حافظ صاحب صبر واستقامت کا پہاڑ، حق گوئی و بیباکی میں بے مثال، اور اپنے عزم وارادہ کے انتہائی پختہ، مردِ آہن تھے اور اس کے ساتھ اپنی وضع کے پابند، اَخلاق و شرافت کا مجسمہ، خلوص و دیانت کا مرقع اور علم و حلم کا پیکر تھے۔ ان کے سانحہ ارتحال سے ملی سیاست اور دینی قیادت کو جو عظیم زخم لگا ہے اور عظیم خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ ان کے انتقال سے علم و خلوص کا ایک دور ختم ہو گیا۔

حافظ صاحب کی زندگی گوناگوں مشاغل سے معمور رہی۔ ان کا شمار جماعت اہلحدیث کے ان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علمائے کرام میں ہوتا ہے جن پر بجا طور پر فخر ہو سکتا ہے۔ حافظ صاحب بڑے خوش بیان مقرر و خطیب تھے اور اس کے ساتھ بہت بڑے مناظر بھی تھے۔ عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، ملحدوں، منکرین حدیث، شیعہ اور جامد مقلدین سے بے شمار مناظرے کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر مناظرہ میں کامیاب و کامران رہے۔

حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب کی شخصیت اس قدر ہمہ گیر اور ہمہ صفت ہے جس کی مثال اس زمانے میں ملنی مشکل ہے۔ آپ ایک جید عالم دین تھے۔ سحر بیان واعظ اور مبلغ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی فہم و بصیرت عطا کی تھی۔ حدیثِ نبوی ﷺ سے غیر معمولی عشق تھا اور حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ راقم جب بھی ان سے ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور دعائیں دیتے اور فرماتے کہ آپ سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ دورانِ گفتگو جب کبھی مسٹر پرویز (منکرِ حدیث) کا ذکر آجاتا تو حافظ صاحب جلال میں آجاتے اور فرماتے:

> "اس شخص نے اپنے رسالہ کا نام "طلوعِ اسلام" رکھا ہے۔ حقیقت میں یہ "غروبِ اسلام" ہے۔ اس شخص نے دین اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور حدیثِ نبوی ﷺ کے بارے میں اس کا جو عقیدہ ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور یہ شخص حدیثِ نبوی کو تاریخ کا درجہ دیتا ہے (العیاذ باللہ)...... مگر علمائے اہلحدیث نے اس کی خوب خبر لی ہے اور لیتے رہتے ہیں اور اس کی خرافات کا جواب دیا جاتا ہے۔
>
> اس کے پیشرو مولوی عبداللہ چکڑالوی، مولوی احمد دین امرتسری، مولوی حشمت علی لاہوری، مستری محمد رمضان گوجرانوالہ اور مولوی محمد اسلم جے راج پوری نے فتنہ انکارِ حدیث کھڑا کیا۔ علمائے اہلحدیث خصوصاً مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا ابوالقاسم بنارسی، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی وغیرہم نے ان سے تحریری و تقریری مناظرے کئے اور ان کی خرافات کے جوابات بھی دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی و کوشش کو قبول فرمائے۔
>
> میں جب "طلوعِ اسلام" میں کوئی مضمون حدیث کے خلاف دیکھتا ہوں تو میرا خون کھول جاتا ہے اور "تنظیم اہلحدیث" میں اس کا جواب دیتا ہوں اور دوسرے اہل علم و قلم کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ حدیثِ نبوی ﷺ کا دفاع علماء کا اولین فریضہ ہے۔ اس کی حفاظت وصیانت سے علماءِ اسلام کو غافل نہیں ہونا چاہئے"

حافظ صاحب قدرت کے طرف سے بڑا اچھا دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ قوتِ حافظہ قوی تھا۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ تفسیر، حدیث اور علم کلام پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تاریخ پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ دینی علوم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست سے بھی پوری طرح باخبر تھے۔ برصغیر کی تمام سیاسی وغیر سیاسی تحریکات سے پوری طرح باخبر تھے اور ہر تحریک کے قیام کے پس منظر سے واقف تھے اور اس کے ساتھ ہر تحریک کے بارے میں اپنی ایک متوازن ومعتدل رائے رکھتے تھے۔ شروع سے ہی مسلم لیگ سے وابستہ ہوئے اور آخر دم تک اس جماعت کے ساتھ ہی وابستہ رہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل تحریک استخلاصِ وطن میں نمایاں خدمات انجام دیں اور اسیر زنداں بھی رہے۔ ۱۹۵۳ء کی قادیانی تحریک اور بعد میں تحریکِ نفاذ مصطفیٰؐ میں بھی نمایاں کردار ادا کیا اور جیل بھی کاٹی۔

حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب اپنے مسلکِ اہلحدیث میں بہت مضبوط تھے۔ ان کی وعظ و تبلیغ سے بے شمار لوگوں نے مسلک اہل حدیث قبول کیا۔ مشہور دیوبندی عالم مولانا عبدالرحمٰن مرحوم فاضل دیوبند ساکن فیصل آباد نے ۱۹۶۳ء میں حافظ صاحب کی تقریر سن کر مسلکِ اہلحدیث قبول کیا۔

مولانا عبدالرحمٰن مرحوم نے تو اس کا اعتراف اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ یہ مضمون بعنوانِ "تلاشِ حق...... میں اہلحدیث کیوں ہوا" مولانا عبدالرحمان نیر راجو والوی نے اپنی کتاب "حقانیت مسلکِ اہلحدیث" میں صفحہ ۳۶۸ تا ۳۷۶ درج کیا ہے۔

حافظ صاحب کے ساتھ میرا نیاز مندانہ تعلق تھا۔ مرحوم سے جب بھی ملاقات ہوتی ہمیشہ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے۔ خوب خاطر تواضع کرتے۔ میں نے علماءِ اہلحدیث میں ان جیسا فیاض اور مہمان نواز عالم نہیں دیکھا۔

حافظ صاحب مرحوم ملتِ بیضا کی شمع تھے۔ جماعت اہلحدیث کے درخشندہ ستارہ تھے۔ ان کے رخصت ہونے سے ایک روشن چراغ گل ہو گیا اور اندھیرا بڑھ گیا۔ ان کے دم قدم سے دنیائے علم و ادب میں جو رونق تھی، وہ سونی پڑ گئی۔ جامع القدس لاہور میں جو علمی شمع روشن ہوتی تھی وہ ان شاءاللہ العزیز اب بھی روشن رہے گی لیکن اس طرح کی محفل آراستہ نہیں ہو گی جو ان کی شرکت سے آراستہ ہوتی تھی۔ ان کے انتقال سے ایک دور کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ حافظ صاحب ایک قیمتی متاع تھے۔ جسے موت نے ہم سے چھین لیا ہے۔ ان کے انتقال سے جماعت اہلحدیث کو خصوصاً اور امتِ مسلمہ کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حافظ صاحب کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور ان کا مقام جنت الفردوس میں بنائے۔ (آمین)

داغِ فراقِ صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ